الدرس الأول
پہلا درس

أحكام اللباس
لباس کے احکام

اسلام خوبصورتی اور صفائی کو پسند کرنے والا دین ہے، اور مسلمان کو تعلیم دی ہے کہ وہ پاکیزہ اور خوبصورت شکل میں نظر آئے بلکہ اس بات کی ترغیب بھی دی ہے۔ اور اللہ تعالی نے لباس پیدا ہی اس لئے کیا ہے کہ انسان کی پردہ پوشی کرے اور خوبصورتی دے۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: "اے اولاد آدم ہم نے تمہارے لئے لباس اتارا جو تمہاری شرمگاہوں کو چھپاتا ہے اور خوبصورتی بھی دیتاہے، اور تقوی کالباس یہ زیادہ بہتر ہے، یہ اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ لوگ اسے یاد رکھیں"۔(الأعراف 26)

لباس کا بنیادی اصول یہ ہے کہ وہ حلال ہے، الا یہ کہ کوئی واضح حکم اُس کو منع کردے، اسلام نے کسی خاص قسم کالباس مقرر نہیں کیا کہ جس کو پہننا ضروری ہو البتہ کچھ اصول وضابطے مقرر کر دیئے ہیں جن کا مسلمان کے لباس میں ہونا ضروری ہے جن کی تفصیل یوں ہے:

① یہ کہ ستر کو چھپاتا ہو اور تنگ وپتلا نہ ہو کہ پہن کر بھی عریانیت ظاہر ہو۔

② کافروں اور بدکردار لوگوں کی پہچان کا لباس نہ ہو، تاکہ ان کی مشابہت نہ ہو۔

③ اس میں {سائز اور قیمت کے اعتبار سے} فضول خرچی نہ ہو اور نہ گھمنڈی وتکبر نہ ہو۔

جب لباس میں مذکورہ بالا اصول اپنائے گئے تو ہر انسان اپنی ضرورت اور معاشرتی عُرف کے مطابق جو چاہے پہنے۔
لباس کے حوالے سے کچھ اشیاء کی ممانعت آئی ہے، جن کی تفصیل یوں ہے:

۱- مردوں کے لئے ریشم اور سونے کا استعمال، البتہ عورتوں کے لئے یہ چیزیں جائز ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ میں ریشم پکڑا اور بائیں ہاتھ میں سونا پکڑا پھر فرمایا: "یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں"۔[سنن أبي داود ٤٠٥٧]

البتہ مرد خالص چاندی کی انگوٹھی پہن سکتا ہے، یا جس انگوٹھی میں چاندی کی ملاوٹ ہو وہ بھی پہن سکتا ہے جو کہ عام طور پر مرد پہن لیتے ہیں۔

۲- جس لباس میں جاندار کی تصویر ہو وہ پہننا منع ہے چنانچہ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ کوئی ایسا لباس پہنے جس میں انسان یا حیوان کی تصویر ہو، خواہ یہ تصویر کپڑے میں ہو یا زیور میں، یا پہناوے کی کسی دوسری چیز میں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے تکیہ خریدا جس میں تصویر بنی ہوئی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ اُس پر پڑ گئی آپ دروازے پر ہی رُک گئے اور اندر داخل نہیں ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے آپ کے چہرے پر ناپسندیدگی محسوس کرلی، میں نے کہا: میں اللہ کی طرف توبہ کرتی ہوں اور اللہ کے رسول کے حکم کو تسلیم کرتی ہوں، میں نے کیا قصور کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس تکیے کا کیا معاملہ ہے؟ میں نے عرض کیا، میں نے اسے آپ کے لئے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر ٹیک لگا کر بیٹھ سکیں، آپ نے فرمایا: ان صورت گروں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا، اُن سے کہا جائے گا جو تم نے بنایا ہے اس میں روح پھونک کر انہیں زندہ کر دکھاو" پھر فرمایا: "یقیناوہ گھر جس میں فوٹو ہوں فرشتے داخل نہیں ہوتے"۔[البخاري ٢١٠٥ مسلم ٢١٠٧]